

مسیح موعود کی صلہ کاری و ایمان کا لوازم

رجسٹرڈ مال نمبر ۱۱۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الحمد لله الذي خلقنا من غير حساب

وَاللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اِنَّ يَغْفِرُ مَا لِقَوْمٍ لِّغَيْرِ مَا بَانَفْسِهِمْ

اِنَّهُ اَوَّلُ الْقُرْآنِ

# خاتم

پیشگی قیمت سالانہ  
چند روپے

Digitized by Khilafat Library

پہلی بار شائع ہوا تھا ۱۹۱۱ء میں

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراز احمدی

عام سے  
خواص و سادہ میں سے  
بند و ستان سے  
غیر نامہ و نام سے  
پیدا ہوا ہے کہ غیر متعلقہ  
کم آمدی دے کر ان سے

نمبر ۲۲

دارالامان قادیان مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۳۳۰ھ

جلد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نحمدہ و نصلی

مختصر

(بنا شاعر حضرت شاعر)

وہ لوح و شنائے باریتانی

نور ہے پہلا ہر ایک طرف اس بار کا  
ہے زمین سے آسمان تک جلوہ اس شاکر  
ہر طرف سے نظر نظر اس ودا کا  
کشتہ نظر ہے نور اس سید افکار کا  
میں دانتے مالا ملکہ آئینہ بدست کا  
جب کو دیکھا ہم نے جلوہ اس شاکر کا  
پوش بن چکے تھے میں اور میں پیکر کا  
ہر طرف سے نور ان کی کو ابرو و ابرو کا  
چاند کو گل و دیکھ کر میں شاکر کا  
کیونکہ تھا اس شان کی کہ کہ حال کا  
جسے اس پیش کر دیکھا کچھ نظر کا  
اڑھ افق کی دلی اپنا سوہا ہوش سے  
سانی قدرت کی پس آواز شاکر کا  
اس پہاڑ حسن کا دل میں چاکر کا  
ست کر دیکھ کر ہم سے ترک اپنا کار کا

ہے جب غنہ تیری منت کا ہر طرف  
ہے جب خاک تیری ملک کا ہر طرف  
ہے جب جذبہ تیری الفت کا ہر طرف  
ہے جب جلوہ تیری قدرت کا ہر طرف  
ہے جب رنگین وہی رہے تیرے دیا کا  
اسلام میں ہر طرف تیری موجود ہیں  
اور زمین میں ہی خدا میں لگا ہو جو ہیں  
پانچ دین آگے رہے و شنی موجود ہیں  
چند نور شہد میں جو ہیں تیری شہد ہیں  
ہر سنگار میں قاتل ہے تیری چکار کا  
نور سے تیرے ہوتے ہر دو سبچ و سنگ  
جو ہر ایک موجود کی چکار ہی تیری چکار  
تیرے چکار ہیں یہ وہ ہیں جب تیری چکار  
نور سے نور و رحمت پہ چار کا تیرے چکار  
اس کو ہے شہادت عاشقان زار کا  
نور سے ہر شکر عطا خا میں کہن خا میں  
نور خا میں اس کی ہر شکر خا میں  
نور تیری قدرت کی ہر شکر خا میں  
کیا عجیب ہے شکر نور میں ہر شکر خا میں  
کون پرستگار ہو سادہ و قرآن اسرار کا  
تیری حکمت کی کوئی ہی شکر خا میں  
تیری حکمت کی کوئی ہی شکر خا میں  
تیری قدرت کی کوئی ہی شکر خا میں  
کس سے کہل سکتا ہے یہی اس قدر شاکر کا  
سارے بیہوش میں زلالت کی تیرے شکر کا

کوئی تیرے سب صباحت کو تیرے شکر کا  
سورج تیرے شکر کا ہر شکر کا  
نور و کون میں طاعت کو تیرے شکر کا  
ہر شکر میں تیرے شکر کا ہر شکر کا  
مہر شکر کی ہر شکر میں طاعت کو تیرے شکر کا  
ور با تون کی اور ہر دم سبائی ہے تیرے شکر کا  
اور خرام نامہ جو ان جاتی ہے تیرے شکر کا  
چند شکر نامہ میں ہر دم و کبائی ہے تیرے شکر کا  
انقباض تیری طرف ہر گیسو کا ہر شکر کا  
ناز و غنہ تیری سارے نور و آفتاب  
ہے جب کہ ہر شکر آجیر کی تیرے شکر کا  
روشنی رخ کی تیرے شکر کا  
آکھبکے اند میں کہ عاقل ہو گئے سو شکر کا  
ور ز تیرے شکر کا ہر شکر کا  
عاشق کو اسطے قاتل تیرے شکر کا  
کیونکہ تیرے شکر کا ہر شکر کا  
میں تیرے شکر کا ہر شکر کا  
میں تیری پیاری شکر میں و ہر شکر کا  
میں کو شکر ہر شکر سب شکر کا  
جو میں تیرے شکر کی جان آئی شکر میں  
خاک طوفان آواز اولیٰ شکر میں  
کیونکہ شکر ہے ہر شکر کا  
تیرے شکر کے ہم ملنے میں شکر میں  
تا گورہاں جو شکر اس شکر کے شکر کا  
تیرے شکر میں تا تیرے شکر میں  
رات کتنی ہے مری اعتر شکاری میں شکر

بیعت کا خط

رات باری دن چار آتا ہے اس چار کا  
اکہم ہی کل نہیں پڑا تیرے شکر کا  
جان کتنی جاتی ہے تیرے شکر کا  
بہا بیعت جناب مسیح موعود علیہ السلام حضرت  
اقدس مرزا غلام احمد مسیح قادیان  
از خاک سید بیکریت سکندہ شاہ قوم کشمیری  
ذو جگر شمع نور محمد ملک خاں ہمد صحت مہر  
عرض ہے کہ حضور اقدس کی سیر قافہ کیلئے اپنی  
بیت میں قبول فرمودین و خاک سکر میں ہر شکر کا  
اور میرا ہمد صیت کر نور انہیں شاکر میں شکر میں  
میرا خاندان میرا شکر کا کہ وہی ہر شکر کا  
سوزا و ہمد صیت کر نور انہیں شکر میں شکر میں  
ہر شکر کا ہمد صیت کر نور انہیں شکر میں شکر میں



# بیت کلاسیکات جوان سنہ ۱۱ مستی کون ہے

ایک مولوی صاحب جن کے والد بزرگوار حضرت  
جماعت میں داخل تھے اور بفضل الہی  
فوت پر گئے ملاقات کو جلاوطن سے تشریف لائے  
ہوئے تھے ان کو حضرت اقدس کی یادداشت ملے  
نہی اور نہ اپنے والد مرحوم کو ملاحظہ مستقر رہیں  
تجربہ صاحب کی تحریک پر وہ بہت دیکھ دیکھ  
کی عرضیں لیکر بیان آئے تھے حضرت اقدس  
کے رو بہ رو ان کی کوئی کام ہم نے نہ دینی  
حضرت مولوی نور الدین صاحب اقدس کلام کو  
بہت حسین نوادر و مولوی صاحب نے یہ کہا کہ  
مارے نزدیک بہت سی مستحق ہیں کہ جنہیں  
نے مرزا صاحب کو نہیں مانا اور جو ہم آواز  
مستی اور راست باز تسلیم کرتے ہیں اس سے  
بہر ہی نہیں مانتے حضرت مولوی علیہ نور الدین  
صاحب نے اس کا جواب یہ دیا کہ اگر کوئی ایسا  
شخص ہے کہ جو خداوند تعالیٰ فیہ کو تو پاک  
ہے اور کی یادداشت کو حق کا طالب ہے اور  
اس سے کسی شخص کو مستحق مگر اس کی تقدیر  
وہ حضرت امام علیہ السلام کا سکر تو نہ ہو تو  
وہ اس وقت تک تذکرے میں نہ ہو کہ  
اللہ تعالیٰ اس پر حقیقت کو واضح کرے  
کہ نہ کوئی ملاحظہ کے لئے ضروری ہے کہ قند  
تحت الشکر اللہ تعالیٰ میں الٰہی ہو اور خدا  
تعالیٰ فرمائیے کہ ہر ایک حق تعالیٰ  
حق تعالیٰ تعالیٰ حق تعالیٰ تعالیٰ  
پاک ہو وہی بن آیات دیکھ پاک ہو  
اور جو ذمہ بزدل ہے ہی بن آیات دیکھ کر  
لڑو ہو۔

نواد و مولوی صاحب نے جاندار کی  
تقدیر حضرت مرزا صاحب کی کرائی جائے  
اس کے جناب علیہ صاحب نے وقت علیہ اس  
مسئلہ کو حضرت امام علیہ السلام کی خدمت پر  
میں عرض کیا جلیب نے فرمایا کہ اس کو  
سال حضرت مولوی علیہ السلام سے مکتوبات  
نے جواب دیا علیہ السلام کا حق ہے ایسے  
ہی ہم ہی کہتے ہیں کہ ان کا معاملہ خلع سے  
سے وہ جیسے ہے مگر وہ ایسا ہی  
سے کہ جو ان کوئی آدمی کسی کو مستحق کہہ کر  
کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ  
افسوس کہ اور فرمایا ہے کہ جو  
ہمیں العقی۔ اور فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہی  
علیہ و ذوات اللہ تعالیٰ ہے ان  
من اللہ کے مستحق ہونے اور دوسرے کو

بیت پر سے نہیں نادر و کلاسیک  
مغرب کی نادر کے بعد یہ حضرت امام  
علیہ السلام نے تشریف فرما فرمودے ہوئے تو  
مستند احمد شاہ صاحب نے کہا ہے آپ  
نماز حاصل کی اور پھر چاہا کہ مستحق کو کہہ سکتے ہیں  
فرمایا۔ حضرت علیہ السلام دیکھیں یہ ہوت  
ہوئے اور آپ نے دیکھ کر کیا تو اس وقت  
ہیں لوگوں کی فکروں میں بہت سے یہودی عالم  
مستی اور یہ ہر گز مشہور نہیں لیکن اس سے  
یہ لازم نہیں آتا کہ وہ خلع کے نزدیک ہی مستحق  
ہوں خالق تعالیٰ تو ان مشغول کا ذکر کرتا ہے جو  
اس کے نزدیک تعالیٰ اور انکس و کتب میں  
جب ان لوگوں نے حضرت علیہ السلام علیہ السلام  
کا دعویٰ سنا تو ان میں جو ان کی وجہ تھی  
اس میں فرق آیا دیکھ کر وہ وقت سے انکار کر دیا  
اور حق کو اختیار کر لیا دیکھ کر آپ دیکھ کر لوگوں  
کے نزدیک تو وہ ہی مستحق ہے کہ ان کا نام  
مستحق مستحق نہیں تھا۔

حقیقی مستحق وہ شخص ہے کہ جس کی خواہش  
ہو اور دولت آتی ہو۔ جان جائے کہ خلع ہو  
نقد و نقد کی لذت آتی ہو تو وہ شخص انفراد  
سے ہو کہ ان سب نقصان کو گوارا کرے کہ وہ  
حق کو ہرگز نہ چھوڑے۔ مستحق کے ہوتے جیسے  
آج کل کے مولوی بدلتوں میں بیان کرتے ہیں  
ہر گز نہیں میں کہ جو شخص نہ ان کے سب مانتا  
ہو خواہ اس کو علم حاصل ہو یا نہ ہو۔ ہر گز  
وہ جو شہر ہی بول لیتا ہو جو دینی بیکار ہو تو  
وہ مستحق ہے۔ تقری کے ہی صاحب ہوتے  
ہیں اور جب تک کہ یہ کالی نہ ہوں نہ تک  
اشان جو مستحق نہیں ہوتا ہر ایک مستحق  
کار آج ہوئی ہے جس کا پورا پورا جان لیا جائے  
اگر ایک شخص کو بہک اور جاس لگی ہے تو وہ  
کا ایک بھلا اور پانی کا ایک قطرہ کے جیسے  
اسے سیر حاصل ہوگی اور وہ جان کو بھلا  
جینک پوری خواہش کہہ لے اسے یہی کی تو  
نہی ہی حال تقری کا ہے کہ جینک انسان  
اسے بوسے پر ہر ایک پیلو سے اختیار  
نہیں کرنا تب تک وہ مستحق نہیں ہو سکتا۔  
اگر یہ بات نہیں تو ہر ایک کا ذکر ہی نہیں کہ  
سکتے ہیں کہ نہ کوئی نہ کوئی پیلو تقری کا  
زمین غوثی اس کے اندر ضروری ہے اللہ تعالیٰ  
نے محض خلقت کو لیکر پیدا نہیں کیا کہ تقری  
کی یہ مقدار کا ایک کافر کے اندر ہرگز اسے  
کوئی ناکہ نہیں ہو سکتی کافی مقدار میں  
چاہے جس سے دل روشن ہو۔ خدا تعالیٰ  
ہو اور ہر ایک ہی سے انسان پر جاوے  
بہت سے ایسے انسان ہیں کہ جو کہتے ہیں  
کہ ہم روز نہیں کہتے۔ ناکہ نہیں تو ہر  
و غیرہ وغیرہ کہ ان باتوں سے وہ مستحق نہیں  
ہو سکتے تقری اور نہ ہی۔ جینک انسان  
خدا کو مقدم نہیں دیکھتا اور ہر ایک کا ذکر

برادری کا جو خواہ قوم کا خواہ و دشمن  
اور شہر کے دشمن کا خدا سے درگزر نہیں کرنا  
اور نہ کسی کے ہر ایک دولت پر داشت کرنا  
علیہ السلام ہر ایک کا مستحق نہیں ہو۔  
قرآن شریف میں جو بوسے کے لئے  
مشغول کے ساتھ میں وہ ایسے نہیں کا  
تو کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر  
جہانک ان کی طاقت ہی بیشتر کر توئی ہے  
جہانک ان کا ساتھ دیا ہر ایک کے پر ہر ایک  
سے حق کہ ان کی طاقتیں اور گنیں اور پیر  
خدا سے انہوں نے اور طاقت طلب کی ہے  
کہ انکس و کتب و آیات شکستہ  
سے ظاہر ہے۔ آیات لکھیں ہمیں انی طاقت  
تک تو ہم نے کام کیا اور کوئی ذمہ فرم کرنا  
نہیں کیا آیات مستعد ہیں اسے بلکہ  
اور انی طاقت ہمیں طلب کرتے ہیں جیسے  
ما نظر سے کہا ہے۔

ایمان منزل عالی خواہر رسید  
ان اگر لطف خواہش نہ ہو  
پس خوب یاد رکھو کہ خدا کے نزدیک مستحق ہونا  
اور نہ ہے اور انسانوں کے نزدیک  
مستحق ہونا اور نہ۔  
سبح علیہ السلام کے وقت جو مخالفوں کے  
جسم وغیرہ جتنے اس کا باعث ہی بننا کہ  
عالم رنگ ہو کہے نزدیک مسلم نے اور مستحق  
پر ہر ایک کا مستحق ہے کہ وہ مخالف  
اگر وہ مخالف نہ ہوتے تو جسٹ وغیرہ نہ ہوتے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں  
ہی حال تھا۔ محب بخل۔ ریا۔ خود۔ اور  
کی باساری وغیرہ بائیں تہین جنہوں نے  
حق کی قبولیت سے ان کو روکے کہا۔ غریب  
تقری مشکل ہے جسے اللہ تعالیٰ عطا  
کرے تو اس کے عطا ہی ساتھ ہی رکھتا  
ہے۔ یہی بات ہے کہ حق جب ظاہر ہو تو  
جو اسے خواہ مخواہ روک کر کہے اور دلی  
منقولات منقولات اور خدا تعالیٰ کے نشان  
کرامت ہاوسے۔ وہ کب مستحق ہو سکتا ہو۔

حضرت اقدس کے ایک مجلس مولوی نے  
عرض کی کہ وزیر آباد میں ایک ماخذ  
میں وہ اس بات پر آمادہ ہیں کہ وہ  
نہیں کہہ سکتے جیسے علیہ السلام ہی  
جسٹ تقری کے ساتھ آسان پر لڑو  
موجود ہیں۔  
اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو

## ۱۱ جون سنہ ۱۱

کہ جو شخص دلی کی کسی کوئی کی راہ و فتنہ  
تو افسوس خدا اس سے خود سمجھ لیتا  
ہے۔ اگر اس نے قسم کھائی ہے تو  
سین باقی کی قسم کھا لے  
ایک لڑکے کا قلعہ قوت ہے  
جس سے سچ کی وفات ہرگز ثابت نہیں  
ہوئی اور بیان لڑکے قلعہ قوت کے وہ  
سے ہرگز نہیں ہو کر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی نسبت اس افکار کے ہوتے  
کے ہوتے ہیں۔  
دوسری بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے حضرت مسیح کرم علیہ السلام کی شب  
میں ان کام انصار کیلئے نہیں دیکھا۔  
جو کہ وفات پا چکے ہیں لکھ دو سے  
انہوں کی ارواح کے نکال حضرت  
میں تو معراج کی شب میں اس ہیئت  
اور شکل میں آیا جس سے ان کا جسم  
عصری لڑو ہو نہ ثابت ہے۔  
تیسری بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی وفات پر صحابہ کرام کا جو آج  
مناجحت اللہ رسول قند  
خلعت میں قبلہ الرسول  
کے ان معنوں پر ہوتا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر حضرت  
نبی کریم سے وہ سب فوت ہو چکے ہیں  
بات غلط ہے۔ کہیں کہ ان میں باطن  
میں اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی رویت اور صحابہ کرام  
سب آجائے۔ میں ان میں باطن  
وہ قسم کھاتے اور جو حق بات  
یہی ماننے کہ ہم غفیری میں اور ہم  
سال سے جواہر ایک ہم سناسے میں  
خدا تعالیٰ پر وفور ماننا ہے۔ اور  
قسم میں یہ ہی کہے کہ اگر اس میں جینے  
کوئی چہ نہیں کی ہے یا ایسی بات بیان  
کی ہے جو کہ میرے ذہن میں نہیں ہے  
تو اس کا وہاں مجھے ہر نازل ہو۔  
فرمایا اگر ایک شہاب نزل کر  
سید احمد بن تو آج فیصلہ ہوتا ہے  
اس مقام پر تو اب محمد علی خان  
صاحب نے عرض کی کہ ایک شخص نے  
جیسے حضرت کے بارے میں بحث کرنی  
چاہی میں نے اسے کہا کہ اول تم سب  
کتاب میں حضرت مرزا صاحب کی ملاحظہ کرو  
اگر اس میں سمجھ نہ آئے تو ایک ماخذ  
قادیان چلکر ہو اور وہاں مرزا صاحب  
کے حالات وغیرہ کو لکھو۔ دیکھو  
میں سے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری راہنمائی  
کرے۔























ہندوستان کے وہ کھانے روزیہ و ذرا عا پاک  
دل پر اپنا سکہ بٹھاتے جلتے ہیں۔ ہندوستان  
کے نزدیک گورنمنٹ کا کرنی میڈا ایما نہیں ہے  
بس کا اعتبار ڈاکٹرنس سے زیادہ ہو۔ چونکہ  
ہندوستانی نظریات کلیہ کے فقیر ہوتے ہیں۔ اور  
بے اعتباری کی دنیا میں پرورش پاتے ہیں  
لہذا ان کو گورنمنٹ کے حق میں شک ہے کہ  
کے لئے بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔ اور اس  
بائے ہندوستان میں۔ گورنمنٹ کا کلی  
انتظام گروہی طرز میں کیا ہی کامل ہو۔ ہر  
کوٹ والا گورنمنٹ۔ دست و راز چہرہ اس اور ہر  
لوہڑیاں۔ ذلیل طبعت۔ جوعیں۔ دلیس و کین  
اپنے داد کے کب جو کتے ہیں۔ وراٹھا لک  
رہوٹ غور پویشیں کو اپنی پیر پور میں کو جو  
علاقوں میں خوب ہی دیا ہے۔ لیکن ڈاکٹر  
جس کو نو روک اور پراہو نہیں ہے۔ اپنا  
دوسرے مقام ہے۔ جہاں شہر کیو سٹے سٹے  
گھنٹا کی نہیں ہے۔ خواہ ملک کا صدر ڈاکٹر  
ہو۔ یا کانوں کا بے قیمت ڈاکٹر ہو۔ ورنہ  
بلکہ ذلیل سے ذلیل ہندوستانیوں پر تو کمال  
ہے۔ اور سادگی اور اپنازاری سے پرہیز  
ہے۔ وہ بے حوش میں جو کانوں  
کو پیرا سا کا فکا گھڑا لٹاتا ہے۔ وہ اس کو  
لٹا صاحب کی چوٹی سمجھ لگتے ہیں۔ خواہ کوئی  
سورت کیون نہ ہو اس چوٹی کا نظام حالت  
میں جو گاہ کہ اس کے خیال میں زیادہ اور  
فروش و باہت کہ عظم فیض ہے اس کا سا  
ہے۔

چین کی حدود میں چوبیس ڈاکٹر  
سے دوام بخش ہندوستان میں۔ جو  
میں زیادہ مزدوری حاصل کرنے کی امید  
پر چلا گیا ہے کچھ روپیہ حکم کے اپنی پرودہ  
نظیر ڈاکٹر جو رو کر واد کرنا ہے۔ اور  
اس کی یہ خواہش ہے کہ یہ روپیہ فی الفور پہنچ  
لے۔ وہ تار کے نی کارڈ کا مطلب سمجھتا  
ہے اور بلا کامل اسی کا کلین اور سال کو تار  
پس ہٹ صاحب کی چوٹی لکھ اپنے ٹھکانے پر  
پل دیتا ہے۔ وہ ایک دن کی مزدوری اور  
ٹھکانے نہیں پاتا کہ وہ اس ٹھکانے تمام براہ حکم  
میں ہرگز اس کے قرضہ و وطن میں وہ سرپرست  
انتظام پیشا کر دھری اس کی جود کا دل فروش  
رہا۔ بلکہ تمام جملہ و اسے خوش ہو گئے۔ کہ  
مذہب کی دنیا والا ایک دور و راز ملک میں اپنے  
دل میں اطمینان کہتا ہے۔ کہ اس کا حق  
کا کیا پورا دیئے محفوظ حالت میں میرے  
دلی و خیال کو ملی جائیگا۔

(اردنانہ پیر)

از ال او نام میرد و عطف  
 آریه و هم (رو آید)  
 سست بچن { آیه ای که در این کتاب است }  
 { و در این کتاب است }  
 تقریر نماز پاد و عطف و هم در خط  
 حضرت اقدس کو فیض سالار حجازین  
 آقام ستانخ و پاد و قرآن و مقابله  
 سرای الدین عیسی که چار سو از انکا جواب  
 تفسیر سور و نیت  
 فیض آسمان  
 تقدیر الرحمن (قوله فیض آسمان)  
 ملک ملک  
 حسن با زده (پیر گزینی کاوه)  
 سواد السبیل  
 در شمع و قیود (از عیال است)  
 الا نداء (بلند کردن آواز)  
 اور تقدیرین  
 مسلمانان خدا و از اسکندریه و من ما

(۱) اگر لکھو تو سب سے پہلے مراد فقیر  
اسد خانی محل کے معنی ہیں کہ اگر وہ لکھو تو فقیر  
میں اور اس کے چنانچہ ہو سکے۔ یہ غلط فہمی  
عین صادق آتی ہو۔ اما ان کا لکھنا تمام فرق کی  
پیش نظر کرتے اور نہ صرف فرق و ان کو سہولت  
اور آرام دینے میں بلکہ سہاری و صاف میں بہت  
کچھ سہولت کا باعث ہوتے ہیں۔ لیکن جب تیسری  
سال کی ملازمت کے بعد وہ خود پیش کرتے ہیں  
تو انہیں مزاد ضلع کے کلرکوں اور غیر اسٹیشن کی  
آستانہ پر کسی کرنی پرانی یا زیادہ بعض اوقات یکسر لکھ  
دروازہ پر وہی لکھتے ہوتے ہیں۔ جو پیشتر ان حکم  
کے ایک مقامات صیر ضلع کو فاصلہ پر ہو وہاں شہر  
میں انہیں صحت کے بعد مسافت کر اور اخراجات  
اور محکمات علیہ و انہیں چیتے ہیں۔  
انہیں محکمات کے کلرکوں کے علاوہ کسی کلرک ان حکم  
کے تمام سرکاری ملازموں کے زیادہ محنت کرنی  
ہوتی جو زیادہ محکمات میں زیادہ سے زیادہ فائدہ  
لکھتے کام ہوتا ہے۔ یہ محکمات میں کم سے کم بارہ  
محکمات کی فاضلی ہوتی ہے دو سہارہ و دیوالی و امید  
بھریہ کہ جس میں نہیں ہیں۔ لیکن اس میں سہارون میں  
انہیں اس میں مل سکتا کیا۔ اگر کہ فیملی صاحب ملک  
خاصیات کوئی ایسا استقام نہیں کر سکتی کہ ان میں  
محکمات کو اپنی استقامت کے لیے کسی پیش کار کو کر  
محکمات کے اسد کر اور یہ محکمات ان میں







مستخرج من كتاب

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

[illegible]

ہائے خدا کی روش کے خاتم نہیں رو سکتے اگر تم میں سے  
 سے دو نہیں مانگے اور اس طاعت کا لگاؤ اس  
 رسول نہیں ظہور ہو کر نہیں کر لی کامیابی حاصل  
 نہیں ہوگی۔ آخر پڑھی حیرت بخور ہو کر یہ بت خیال  
 کرو کہ پیر و سرور حق میں کیا نیکو کامیاب ہو رہی ہیں  
 حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی ہیں جو ہمارا کامل  
 اور قادر خدا ہے اس کا جو آپ کا جو کہ وہ خدا کو  
 چہوڑنے کی وجہ سے دنیا کی امتحان میں زوالی گئی  
 ہیں خدا کا امتحان کہی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو  
 شخص اسے چہوڑتا تو وہ دنیا کی مسنون اور لڑن  
 سے دل لگا تا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہش  
 ہوتا ہے اور دنیا کو خدا سے الگ کر کے ہلکے ہلکے ہیں  
 اور وہ کہتے ہیں کہ وہ خدا سے الگ ہو گیا ہے  
 اور آخر دنیا کی خیانت میں ہی مرنا اور ہماری ہمت  
 میں زوال آتا ہے اور کہی اس رنگ میں ہی امتحان  
 ہوتا ہے کہ دنیا سے ہی ہمارا دل لگا ہوا ہے۔ مگر  
 موثر اندر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ دنیا  
 کی کمینہ سی امتحان حال زیادہ ضرور ہوتا ہے ہر حال  
 یہ دو لڑن درجہ منظور ہے۔ یہی خوشحالی کا  
 سرچشمہ خدا ہی نہیں جبکہ اس کی توفیق خدا کو ہر  
 چیز میں ملے اور وہ ہیں اور اس سے مراد ہر چیز  
 میں تو یہی خوشحالی ان کی ہاں نصیب ہو سکتی ہے  
 سب کی ہاں انہاں کو خواہ اس کا ذکر ہو سب کے  
 اور پاک ہو گیا وہ شخص جس کا اس راز کو نہیں  
 سمجھا۔ اس طرح نہیں جانتی کہ اس دنیا کے  
 فلسفہ میں کی ہر چیز مست کر رہا ہے ان کو عزت  
 کی گت سے مت و تکیہ کہ سب ناو انہاں میں سچا  
 فلسفہ وہی جو ہر فلسفہ نہیں اپنی کلام میں  
 سکھا ہے کہ پاک ہو کر وہ لوگ جو اس دنیا کی فلسفہ  
 کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں  
 کے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں نہ ہو نہ ا۔  
 نادانی کی راہ میں کہیں اختیار کر کے ہر کس نام خدا  
 کو وہ نہیں سکھاتا کہ جو اسے معلوم نہیں کہی نام  
 انہوں کو پیچھے دھکے ہو کر وہ نہیں راہ دکھا  
 رہے۔ اسے نا و انوار وہ جو خداوند نامی وہ نہیں  
 کیا راہ دکھا گیا بلکہ سچا فلسفہ روح القدس  
 سے حاصل ہوتا ہے جس کا نہیں وعدہ دیا  
 گیا ہے۔ ہم روزی کو وسیلہ کو ان پاک معلوم  
 تک پہنچانے ہمارے کہ جس تک خبروں کی رسائی  
 نہیں اگر نہ ہی مانگو تو آخر سے پاؤں گرنے جھوٹ  
 کہی علم پر جو دل کو لڑائی اور نہ ہی بخشش  
 نہیں کے کیا تک پہنچا رہا ہے وہ جو ضرور ہمارا  
 خوار ہو رہا ہے کی ہمارے پاس فلسفہ الہی  
 وہ جو خداوند نامی وہ کہی نہیں دکھا گیا۔ یہ پاک  
 پاک ملک آسمان کو آتی ہے جس نام زمین کو  
 سے کیا ہو مٹنے ہر میں کی رہ حسین آسمان  
 کی طرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں  
 جن کو خود نشانی نہیں وہ کہی نہیں نشانی دے  
 سکتے ہیں گزرتے ہیں دل پاکیزگی ضروری ہر  
 صدق و صفا ضروری ہر پیر عبادت کے سب  
 کی نہیں لیگا۔ یہ خیال مست کر دے خدا کی دھی

[illegible]

جو شام نزدیک ہو جو کچھ میں کرنا ہو وہ بار بار  
دیکھ لو یا نہ ہو کہ یہ وہ جائے اور زبان کا  
کہ موجب پر یا سب گنتی اور گنتی شام جو جو  
شامی و بارہن میں کہنے کو کافی ہو۔  
میں نے سنا کہ بعض نام کی حدیث کو کھلی نہیں  
مانتا اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی کرتے  
ہیں میں نے یہ سیکھ نہیں دی کہ ایسا کرو بلکہ میرا یہ  
ہے کہ میں چیز زبان میں کہ جو تمہاری بیانیہ کیلئے  
خدا کے تعین دی ہیں۔ سب سے اہل قرآن ہیں  
جس میں خدا کی فرمید اور جلال اور عظمت کا ذکر  
ہے اور جس میں ان اختلافات کا لہجہ کیا گیا ہو  
جو جو و اور نصاریٰ میں ہے۔ جبکہ یہ اختلاف  
اور غلطی کی جیسے بن مریم صلیب کو زبردست قتل کیا  
گیا اور وہ لعلی تھا اور وہ سرور نبیوں کی طرح  
اس کا رخ نہیں ہوا۔ اسی طرح قرآن میں منع  
کیا گیا ہے کہ یزید خدا کو تم کسی چیز کی عبادت نہ کرو  
اور انسان کی نہ جو ان کی نہ سوچ کی نہ جان کی  
اور نہ کسی اور ستارہ کی اور نہ اسباب کی اور  
نہ اپنے نفس کی۔ سو تم کو شہادہ ہو اور خدا کی  
تعلیم اور قرآن کی بیانیہ کہ یہ خلاف ایک نام  
ہی نہ آتا ہو۔ میں نہیں سمجھتا کہ کہتا ہوں کہ جو  
شخص قرآن کو سات سو حکم میں ہی ایک چھوٹے  
سے حکم کو ہی مانا ہو وہ نہایت کا اور واہ افتر  
تا ہے کہ کہنے پر نہ کہ نام حقیقی اور کامل شہادت  
کی راہ میں قرآن کے کہہ میں اور باقی سب اس کے  
غلط ہے سو تم قرآن کو نہ ہو کہ جو اور اس کو  
بیت ہی بنا کر دو ایسا یا کہ کہنے کسی کو کہ کیا  
ہو کہ نہ کہ جس کا خدا نے جبرئیل علیہ السلام کے فرمایا  
کہ **الْحَقُّ كَذَلِكَ فِي الْقُرْآنِ** کہ تمام قرآن  
سچ بیان قرآن میں ہے یہی بات سچ ہے انکو  
ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم کرتے  
ہیں تمہاری تمام اطلاع اور شہادت کا سرچشمہ قرآن  
میں ہو کوئی ہی ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن  
میں نہیں پائی جائے تمہارے ایمان کا مسند  
یا مذہب قیامت کو دن قرآن ہو۔ اور جو قرآن  
کا آسان کے ہے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ  
قرآن نہیں پڑھتے۔ دیکھو۔ خدا کے متبرک ہونے  
کیا ہے جو قرآن ہمیں کتاب تہنیت کی میں  
تہنیت پر کہتے ہوں کہ وہ کتاب جو تمہارے ہی  
اکر عید ہو تمہارے ہی جان فود و گاہاں کہ ہو اور  
یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دیکھیں اگر چاہے لو بیت  
کو ہو دیوں کہ وہ ایمانی تو بعض نے ان کو قیامت کو  
منکر ہوئے۔ پس اس نعمت کی فکر کرو جو تمہیں دینی  
اور دوسرا دین دامت کاست ہو۔ میں وہ اس کو  
جو انصاف صلی اللہ علیہ وسلم لا ایزد الا انزل اور علی کو کہنا  
نقلہ نماز پر صحت دیکھائی کہ یوں نماز چاہو اور روزہ  
بلکہ کہ دیکھنا کہ یوں روزہ چاہو اس کا نام سنت ہو  
یہی روش ہو جو خدا کرقل کو فعل کو لگاتار دیکھنا ہو  
سنت اسی کا نام ہے نیز اور یہ حدیث کا حدیث ہو  
آپ کہ بعد آپ کے احوال چھوڑ کر اور حدیث کا ترجمہ  
قرآن اور سنت کو کہنے کو کہ اگر وہ نہیں دیکھتے















میں نے ایک لکڑی کی شہرت کو پسند کیا  
 میں اٹھ تہائی میں تیار اور تہائی ہی جھک  
 تہائی ہی شہرت اور جماعت کو جس لغت  
 کو میں دیکھتا تھا اس کو خدا ہی جانتا جو میں  
 تو طہا لکھائی کر جانتا تھا۔ اور یہی سیر کی اور  
 ہی۔ خدا نے مجھے پر جیکر کے اس کو جسے  
 باہر نکالا۔ سیری پر کہ مرضی نہ تھی۔ مگر اس کو  
 سیری خلاف مرضی کیا کیونکہ وہ ایک کام لینا  
 چاہتا تھا۔ اس کام کیلئے اس کو مجھ پر پسند کیا  
 اور اپنے فضل کی جگہ اس جگہ جلیا پر  
 اسود فرمایا۔ یہ وہی تھا اپنا انتخاب اور کام کو  
 میرا اس پر دخل نہیں۔ میں تو دیکھتا ہوں  
 کہ میری طبیعت اس قدر واقعہ ہوئی کہ شہرت  
 اور جماعت کو کو میں پسند کرتی ہو اور مجھ پر  
 نہیں تھا کہ لوگ کس طرح شہرت کی آرزو کرتے  
 ہیں۔ سیری طبیعت اور طرف جانی ہی لیکن  
 خدا مجھ کو اور طرف لہجہ تانا میں سے بار بار  
 دماغ میں کہ مجھ کو شہرت میں ہی رہنا چاہیے  
 جسے میری خلوت کے چھوڑ دینا چاہیے  
 لیکن بار بار یہی حکم ہوا کہ اس سے لنگھ اور میں  
 کام کرو اس وقت اس وقت صحبت کی حالت  
 میں تیار اسکو سنوار دیا گیا کہ طبیعت اسی  
 طرف واقعہ ہوئی کہ وہ شہرت کی خواہش میں  
 کیا کہ کسی نے شہرت کی کسی خواہش میں  
 کی۔ چاہے ہی مسلم ہی خلوت اور تنہائی  
 کو پسند کرے تو آپ عبادت کر لیں  
 لوگوں سے دور تنہائی کی تار میں جو تار ہزار  
 فی جلیے جلیے تھی۔ یہ تار اس قدر خوفناک تھی  
 کہ کوئی انسان اس میں جانے کی جرأت نہ  
 کر سکتا تھا۔ لیکن آپ نے اسکو اسلئے پسند کیا  
 ہوتا تھا کہ وہ ان کوئی تار کے مار کو ہی رہی تھی  
 آپ اصل تنہائی کو چاہتے تھے شہرت کو ہرگز  
 پسند نہیں کرتے تھے۔ یہی وہ تار تھی جو  
 تیار تھا اللہ عز و جل فائدہ لے۔ اس  
 حکم میں ایک ہی معلوم ہوتا ہے اور اسی کو  
 جہیز سے حکم دیا گیا کہ آپ تنہائی کو چاہیں  
 بہت پسند تھی اب چھوڑ دین۔ بعض لوگ  
 جو فوجی اور عاقبت کو ہی خیال کرتے ہیں  
 کہ ان میں شہرت پسند ہوں۔ میں بار بار کہتا ہوں  
 چکا ہوں کہ میں شہرت پسند نہیں خدا سے  
 جہیز کے جہیز کو اس کو کیا اگر وہی گواہ ہے  
 کہ میں شہرت پسند نہیں ہوں۔ میں تو دنیا  
 کو ہزاروں کو میں جانتا تھا جاسطو ان  
 کی نظر جو کہ زمین اور اس کی اشارت تک  
 ہی نظر نہ دیتی ہو اور وہ دنیا کو کثیر کو  
 میں اور شہرت پسند ہونے میں انکس  
 خلوت گزرتی اللہ نے تعلق کی کیفیت ہی معلوم  
 نہیں ہو سکتی چہ تو دنیا کو میں چاہتا اگر وہ  
 چاہیں اور اس پر قدرت رکھتے ہیں تو سب  
 دنیا لیا میں۔ میں سیر کوئی گھنٹہ۔ چار  
 ایمان فرما کر کے دل میں ہر دن دنیا کو ساتھ

نار کی خلوت کی ایک ساعت ایسی تھی جو کساری  
 دنیا اس ایک ساعت پر قربان کرنا چاہتا ہوں  
 طبیعت اور کیفیت کو سوار خدا کے کوئی خلق جانتا  
 کہ ہم نے خدا کو اس پر جان والی اور ہر قربان  
 کر دیا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں شہرت کو  
 فرمادے وہ شہرت پسند رہتا۔ ماضی اس خلق کو  
 خواہ کسی کی ہو شہرت کے مگر یہی یا نہ ہو اور  
 تازہ نیا قرآن اور آثار اور حالات ہی ایمان  
 ہی جانتے ہیں۔ ماضی پر وقت کی حالت نازل  
 ہو جاتی ہو اور اسی اور اس کے سادہ وجود پر جا  
 جاتی ہو۔ ماضی کے حالات اور حالات اس کو  
 ظاہر ہو جاتے ہیں وہ اگر ہزاروں ہزاروں میں  
 چھوڑ دیتا کہ آپ گرجا کو چھوڑ دیتا کہ رہا  
 کیا ہے سب عشق و شگ ما تو ان ہفتن۔  
 جن لوگوں کو محبت کی ہوتی ہے وہ اس محبت  
 چاہتے ہیں جس کو ان کو دل لبریز ہونے میں نکلا  
 اس کو آفت پرورد شہرت ہو جاتی ہے کہ محبت  
 اور عشق ایک ملا ہو جو خدا اور اس کو بندہ کو درمیان  
 ہوتا ہو اور جہیز ملا کا فاش ہوتا شہرت کی کا  
 موجب ہوتا ہو کہ رسول نہیں آیا جس کا خدا کو  
 ملا نہیں ہوتا۔ اسی ملا کہ جیسا نیک خواہش اگر  
 اندر ہوتی ہو۔ مگر عشق خود اسکو فاش کرنے پر  
 جبر کرتا ہے۔ اور جس بات کو وہ نہیں چاہتا وہی  
 ان کو ملتی ہو۔ چہ چاہتے ہیں ان کو ملا نہیں اور جو میں  
 چاہتی ان کو جبر کرتا ہے۔  
 جب انسان اولیٰ حالت میں ہوتا ہو اس کو  
 خیالات ہی آتے ہی جسے میں اور خدا و شہرت  
 میں گرا ہوا ہوتا ہے اسی خدا محبت میں ہی ہوتا کہ  
 شہرت کو جس خلق پر ہوتا ہو۔ ہر شخص میں محبت  
 اس خلق کی نسبت ہو جاتی ہو اناعند خلق  
 عندی ہی سے ہی تعلیم ملتی ہو صادق ماضی  
 جو ہوتا ہو وہ اللہ تعالیٰ پر جس خلق کو کہہ  
 اسکو کسی نہیں پسند لیا۔ خدا تو خدا دار کی کرنا پسند  
 کرتا ہو بلکہ وہ جانتا ہو کہ انسان صدق و کفایت  
 اور اس پر خلق نیک کرے کہ وہ ہی وہاں کہہ  
 کہ لوگ تک اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں۔ یہ تو اپنی  
 ہوا کو جس کے ہر ان کو آگے جلیکے رہتے ہیں۔ اور  
 انکی نظر و تامل ہی ہوتی ہو اللہ تعالیٰ کو کہ ہم وہم  
 نہیں سمجھتے کہ وہ ہوں پروردہ ایمان نہیں کہ شہرت  
 کہ ہم درجہ ہو تو ایمان پر رحمت اور وفا کے  
 ثبوت نازل کرتا۔  
 گروہ پر از خدا ہر سیدے  
 ایمان کو نیک ملک کو سیدے  
 شہر خلق سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف اول  
 کے آخر تک پر جس کو ہی معلوم ہوتا ہو کہ اللہ سے  
 یہ خلق مت کرو۔ اللہ کا ساتھ چھوڑو۔ اس کو  
 وہ مانگے اللہ تعالیٰ ہر میدان میں سوسن کی۔ و  
 کرتا ہو اور کہتا ہو کہ ایمان میں میں تیرے ساتھ  
 ہوں۔ وہ اس کو کہنے ایک فرمان پیکر دیتا ہے  
 جو اس کو وہ دن پر ہر وہ نہیں کہ وہ وہی

ان کی جو شخص خدا کو نیک خلق کرتا ہو وہ اسکی  
 طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کو  
 یہی کرتا ہو وہ مجبور ہوتا ہو کہ اپنے کو کوئی دوسرے  
 سجدہ نہ کرے اور شہرت میں مبتلا ہو جائے کہ  
 جب انسان اس بات کو سمجھتا ہو کہ خدا کو ہر  
 رجوع ہو اور اس بات پر ایمان صدق دل سے  
 لاتا ہے کہ اس کو وہ سے ملے کہ نہیں تو وہ  
 اس پر جان خدا کرتا ہے اور وہ پروردہ خدا سے  
 عشق رکھتا ہے۔ ایسا انسان خدا کا چہرہ اسی  
 دنیا میں دیکھ لیتا ہے۔ طرح طرح کی اس کی  
 وہ کر کے اور اپنے انعامات اس پر نازل  
 کر کے اور اس کو قسطنطنیہ پر اور محبت اور  
 وفا کا چہرہ رکھتا ہے۔ لیکن بیوفا خدا پر جہیز  
 محروم رہتا ہے۔

### فت لوفت

یہ ایک نکل نامہ جو کہ اسلام میں شہرت کا نام ہے  
 تمام نیک انسان مسلمانوں میں سے خود ان کے  
 وقت شہرت کھاتے آئے ہیں۔ مساجد میں اللہ عز و جل  
 ہی خود ان کے وقت شہرت کھاتی ہیں۔ ہر سو کی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہی بار بار حسین کی میں  
 خود انہاں سے قرآن میں حسین کہا میں۔ شہرت  
 سلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں جو میں کو قسمیں والی  
 کہیں ہفتوں کا قرآن شریف میں میری ذکر ہے۔  
 شہرت اسلام میں جب کسی اور شہرت کا وہ واہدہ نہ  
 ہو یا ہو وہ تو اس پر مانگہا ہوتا ہے اور شہرت کی  
 جو بدلتا ہے اس کا کتب پر اس میں گہا ہو کہ شہرت  
 سلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نیک ملک کے کہہ کر  
 فرمایا کہ میں موعود و موعود ہے جو تنہا امام ہوا  
 وہ تم میں سے ہی ہوگا یعنی اس است میں سو ہوا  
 آسان سے نہیں لیتا۔ ہر میر شہرت کی بد شہرت  
 ۱۰۰ میں شہرت سلی اللہ علیہ وسلم کی قسموں کا  
 ایک باب لکھا ہے۔ اس باب میں بہت سی حسین  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہیں میں جو دیکھ  
 کہ نہیں۔ ایسا ہی حسین شہرتی بدلتا ہے صفحہ ہر  
 کتاب ایمان والہ در میں صفحہ ہر ایک شہرت  
 سلی اللہ علیہ وسلم کی قسموں کا ذکر ہے۔ لیکن شریف  
 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لست بخلق خلقت  
 آحق ہو۔ خلقی خلقی اللہ خلق سے ہے  
 تجھ سے جو چھتے ہیں کہ یہ حق ہے کہ میری خدا کی تم  
 سے کہ حق ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف میں آیت  
 ہے ولحقظوا ایضا لکم۔ یعنی جب تم قسم  
 کیا تو چھتے اور پر جہیز اور جو حق سے اپنی  
 قسم کو چاہو۔ ایسا ہی قرآن شریف میں آیت ہی کہ  
 ان لم شہادات یا اللہ انہ لکم القیادین  
 ولحقظوا ان لکم اللہ علیہ ان  
 کائنات میں انکا ذکر ہے یعنی جس شخص کو چار  
 قسمیں خدا کی کہائے کہ وہ چاہے اور پا جو میں  
 قسم میں۔ کہے کہ اس پر خدا کی لعنت ہو اگر وہ جہیز ہو

اب دیکھو کہ میں جہیز ایک قسم کا نام ہے کہ شہرت  
 دیکھائی میں ان قرآن شریف کے وہی لکھا ہے  
 قسمیں کیا شہرت کے کہہ کر وہ خدا سے شہرت  
 اور حق کہ ہے اور اپنی قسمیں کہا تائی منع سے  
 کہہ کر وہ خدا سے شہرت کا شہرتی ہے اور ہی  
 قسمیں کہا تائی منع سے جہیز کا نام ہے معلوم  
 کہ میں جہیز شہرت اور میری اللہ عز و جل  
 شہرت کی ہی کہیں آیت اسلئے معلوم صحابہ کی شہرت  
 نہیں کہ وہ اس پر اس پر است نازل ہوئی۔ وہاں  
 جہیز لکھا ہے جہیز لکھا ہے لکھا ہے ان  
 جہیز کو اسلئے معلوم ہے کہ میں قسمیں میں کہ ہوں  
 نیک کاموں سے باز رہیں۔ یہ وہ آیت کہ  
 جو تو لو کہ میں سے ہر وہ کہہ کہ قسمیں کہ شہرت  
 نہیں۔ یعنی یعنی اسوہ دینی روم میں نہایت  
 لکھا ہے اللہ عز و جل لکھا ہے لکھا ہے  
 کہ خدا اسکو کہیں میں کہ جو چیز ایک بات کے کہنے  
 عاقل اور رافع ہوجائے اور گھٹا ہے کہ یہ آیت  
 اب ہر حدیث کے میں ہے جہیز انہوں نے قسم  
 کیا ہی تھی کہ اسلئے کہ شہرتی ہے باعث شہرت  
 اسلئے حدیث ایک میں کہ شہرت میں رہنا پس  
 خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ ایسی قسمیں  
 مست کیا ہو کہ میں نیک کاموں اور اعمال مانگہ  
 سے روک دین نہ کہ سالہ شہرت جس کے ہر وہ

## ام

شاہ آباد ضلع ہر دولی اور وہ کے  
 آسمان پر اسلئے شہرت ہو کہ وہاں کے کہہ کلان  
 ہا میں نہیں معلوم ہو کہ ہا سے کہم حق معلوم  
 مالانہو کہ ایک شخص اور مگر مگر شاہ آباد  
 ضلع ہر دولی کے دیکھ ہو کہ مگر شاہ آباد  
 نا صاحب ایمان تھا ہے اب کا ایک کارخانہ ہے  
 پس جس بیالی کو شاہ آباد کے آسمان کی شہرت  
 ہر وہ ہو کہ صاحب موصوف کو کہیں۔ اس کے  
 وہ خانہ سے ہوں گے ایک تو ایمان سے لکھا ہے  
 ہر وہ دیکھا دوسرے عہد و جہیز لکھی ماریت  
 میں ایمان نگاہ سے کہ ہر کار ماریت کہیں گے  
 قومی شہرت اور قومی کاموں کی نہ کہ شہرت  
 کہ اب ہر شہرت کی کاٹش۔ یعنی ہا ہو۔ ہا ہوں اور  
 ہر وہ میں حسب ذیل ہو کہ۔ اسلئے وہ کہ شہرت  
 قسم آسمان سے ہر ہا پارسل و سیر و ران کا  
 میں میں خالق م۔ ہر سیر میں گے ہر ملک  
 چار و مزدوری کا ہر سیرے سیریں عا اور میں  
 سیر کا پارسل بقیت صبر و ہر سیرے معلوم لکھا  
 صاحبان کے کہہ ہو کہ۔ ہر وہ سے خاص ہو جاتے  
 میں جو میں جہیز و کہیں سے خوراک ہر جہیز  
 تمام خط و کتابت کو ہی کہم نور و میں خاص لکھی  
 دیکھ شاہ آباد ضلع ہر دولی کی کہی جاتے







انگلستان کے ٹیکس اور بیسٹیاں پناہ دینا  
نظارہ کیا ہے کہ فرشتوں کے رہنے والے ہیں اور  
ایک اخبار کے مطابق انہیں گارنٹے پادری  
صاحب کو آڑے سے دیکھنا دیا گیا۔ وہ فرشتے  
میں کہ جب پادری نے فرشتہ خانہ میں جا کر  
خود اطمینان نہیں کیا تو وہ کہیں کہہ سکتا ہے  
کہ فرشتوں کے پر نہیں۔ اپنے دھمکے کو ثبوت  
میں لائے گا۔ اچھلنے سے حوالہ جاتی ہیں تو  
میں معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کی تعلیم کے خلاف  
انگلستان میں ذہن پرست اور ذہن پرست  
اور رفتہ رفتہ کل انہیں کو تعلیم کا سطر چھ  
خاتمہ ہو جائے گا۔

روس کے پاس کیمپ شس کے شہر پر کھس  
میں ایک بارہ سالہ لڑکی ہے جس کے جسم میں  
قتل قیاس حالت ہو گیا ہے کہ جس چیز کے  
پاس وہ پہنچتی ہے وہی گہ سے لگ جاتی  
ہے اگر وہ کہتا ہے کہ میرے پاس ماں سے  
توکل اور یہ بھی ہوئی ہیں تو اسے لگ جاتی  
ہیں ہر تین ہوا میں آئیں اور کرکٹ جیتا جو  
جو جاتی ہیں زمین کے ٹکڑے اور پتھر اور پتھر  
گھٹتی ہیں۔ اسے لڑکی بالکل نہ دست ہے اور  
ان واقعات کو دیکھ کر کھل کھل کر ہنس پڑتی  
ہے اکثر وہ نے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
نہیں کیا لڑکی کے غریب والدین میں خیال کرنے  
میں کہ لڑکی کو کوئی بہت سوار ہے جس کو  
انکس کے واسطے وہ ایک پادری کو بلا کر  
واسے میں۔ عجب خدا کی شان ہے۔ چند  
ہو رہے ہیں کہ اسے سینٹ پیٹر برگ میں  
خاص ڈاکٹروں کے ملاحظہ کے لیے بھیجا جاوے  
چاہیے۔

کیا جانتے تھے ہر ایک ذرہ میں کہیں بھی اس  
کون پڑھ سکتا ہے سارا فزکس اسٹار

امریکہ کے کیتان ڈاکٹر اس صاحب نے  
ایک کل کی گاڑی بنا لی ہے۔ جو ہر دن  
کے ذریعے چلتی ہے شہر کے کلی کو چون  
میں ایک گاڑی کا آڑے چلا جاتا ہے ایک  
جھب نظر آ رہا ہوتا ہے گاڑی اس گاڑی  
کی کلنگی مزید بڑھ چکی ہے تاہم کیتان انہی  
اپنی زمین کے لیے اسے برابر چلائے جا  
میں۔ امریکہ میں اخیر لوگ اپنا وقت ہی  
ضائع کرتے ہیں تو سائنس کے جنگوں  
پر خلاف اس کے ہندوستان کے زردار  
اپنی عمر کو کالی اور بیوہ وہ ہیں میں برباد  
کرتے ہیں کاش کہ یہ ان کے اسیر ہو جاتے  
جیسا بیون میں روپہ بگاڑنے کے لیے  
شہر میں پڑو یہی فریق کرتے۔

جرمنی میں ایک شہر میں پیدا ہوئی ہے کہ اگر  
کسی مکان میں آگ لگا جائے تو اس شہر کے

ذریعہ سے کل مکان میں پانی پونپایا جاسکتا ہے  
رنگون میں ایک ماس سوگرتے ایک بچہ  
اور وہ اس کے جسم کے ٹکڑے چھیل میں  
پانی کے انچر دیا دے کے پیرس نے بیج کے  
وقت ایک شخص کو ایک گھنٹہ کی انتہا سے ہار  
بیکل بیکل باتیں کرتے پاپا اور کسی شہر میں  
کی تھکنی لی طرفوں کو دیکھ سکتے اس کو  
خواست میں کہ گیا بعد دو پیر ایک کتابچے  
الک کے لڑکے کا سر پہنے شہر میں ڈالے  
ہوئے لڑکا ہوا پاپا گیا اور وہ پچا گیا پیر  
اس کے کی پیر سے پیرس نے لڑکا کا  
پتہ لکھا اور کٹا سمیٹا جاتا تھا کہ پیرس دیکھی  
تلاش کر رہی ہے اور وہ کہہ کر کہ جانی کر چاکی  
آخر کار اس شخص نے اقبال کیا کہ اس نے  
لڑکے کا پیر میں پیر کو مار ڈالا اس وحشیانہ  
قل اور کتنے کی سراج رسائی کارنگون میں  
عام ہو چکا ہے۔

جاپان میں کونج میں ہر ایک سپاہی کے پاس  
کاغذ کی دیکھیاں ہوتی ہیں۔ دیکھنا ہی ایک شخص  
ان کا سوچ ہے۔ دیکھیاں جاپان کے شہر  
کے کاغذ کی ہوتی ہیں جاپان میں پانی پر کر  
ان کے اوپر پانی ڈال دیا جاتا ہے اس کے بعد  
وہ آگ پر کبھی جاتی ہیں اور دس منٹ میں پانی  
اچھے لگتا ہے۔ دیکھیاں آٹھ دس مرتبہ کام  
میں لائی جاسکتی ہیں ان کی قیمت قریب قریب ایک پیسہ  
ہوتی ہے۔

لندن کے اسٹیف اعظم نے بنائے انوکھا  
آواز بلند کر کے لوگوں کو یہ کہہ کرنا چاہا ہے کہ  
لندن میں دینداری بنائے کم ہوتی جاتی ہے  
اور کہ صیالی مذہبیت تشریف لے اس لئے  
چین چاہیے کہ جہاں اب روس کے گے ہر سال  
تعمیر ہوتے ہیں۔ وہاں ہر سال پانچ نئے  
گرے تعمیر ہوا کرتے ہیں اور ایک لاکھ پونڈ سالانہ  
خرچ کرتے ہیں لندن کی روحانی زندگی قائم  
رہ سکتی ہے اس پر کینیڈین ریلین ایچ ورس سے  
جو ایک دور سے نامور پادری ہیں اخبار ڈیل  
بل کو لکھتے ہیں کہ تیس سال پہلے جو وہاں رہا  
کو دوسرے کر جا کر جاتے تھے اب انکی اولاد ایک مرتبہ  
جاتی ہے ان کی اولاد کی اولاد ایک مرتبہ نہیں  
جاتی اس لئے ہیں تھے کہ جے جے جے جے جے  
جہیں پہلے پڑے تھے کہ جے بہت ہیں ان میں  
نئے دل واسے آدمی جے جے جے جے جے جے  
کام کریں۔ آج تو کین صاحب نے یہ کہنا  
سنا کہ لندن کی آبادی میں ہر سو میں ہا کس  
کر جا کر جاتے ہیں اور ۲۰ فیصد کی نہیں جاتے  
ان صاحب سے ہی ہمارے کچھ لوگ ہیں تو  
گو یا صرف دس فیصد کی یہ اس سلسلے کو جابانی  
ہیں۔

## ضرورتیں

۱۔ میں کہتا ہوں خود اور میرے سوا ذکر سرفراہ  
الحکم کے ساتھ ہی ہر آدمی کے ایک ضرورت  
اس ضرورت کو کہہ سکتے ہیں کہ اگر ایک کے لئے  
کہ اگر ایک کی اہمیت کو دیکھتے ہیں سب ایک شہر  
کی ضرورت ہے جو میری غیر عافری میں قریب  
اور ضروری انتظام کر سکے۔ اس کام کے لئے  
موجودہ دن اور مناسب وہ شخص ہو گا جو احکم  
خداست چاہے اور نادان وارالامان میں  
بہتر کا جس کو خصوصیت سے شوق ہو کہ اگر ایسا  
شخص اپنے ذاتی اخلاص کو قربان کر سکتے ہیں  
چاہے ہو سکے گا اور فطریل عبادت پر ہی جاتی اہل  
الحکم سے سیکھا فکر گذار کی کے ساتھ گذر  
اور تکرار کے اس خدمت کے لئے درخواست  
کرنے والا شخص اگر بڑی سے اور تر جہ کو سنے  
کا ذاتی رکت ہو اور اخبار نویس کا ہی اسے مذاق  
ہو یا ضرورت کی ہے۔ تقریر دن کو فطرت کو سنے  
سکے تو وہ نہیں ہو اور ان کو تربیت دیکھنا ہو  
آپنا شہر سے باخبر ہو کہ اگر قرآن شریف کا ترجمہ  
جانتا ہو۔ ان امور میں اگر کچھ ہی مذاق ہو گا تو  
ایک بڑا حکم اسے اپنے مطلب کیلئے مناسب تربیت  
کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تبارہ ہو گا۔ لی اہل جو  
شخص کہہ جاوے گا۔ تنخواہ عطا سے عطا  
اسرازمک طور پر مبادت دیا ہو گی انٹرپرائس اس  
اد دنیات سے حیرت واقفیت۔ گزروا کے شخص  
کو تربیت دی جا سکے گی۔

۲۔ ایک مرد خوشنویس (کاتب) کی جس کا  
عزل اور اردو خط و قلم حیرت ہون ضروری  
ہی ہو۔ اخبار کی کتابت کا بھی ہو تنخواہ عطا  
سے عطا ہو گا۔ دیکھو کہ اگر لکھاری کا  
فیصلہ بندہ خط کتابت ہو سکتا ہے۔ سنسکرت  
کو بھی دیکھا دے گی۔

۳۔ دو تجربہ کار پیرس میں تنخواہ عطا ہو سکتی ہے  
یا ہر ایک کارکن کی۔ ہر ایک کے لئے  
تمام درخواستیں پیرس میں لکھ کر دیاں لکھائی جائیں  
خوش من سامرین کے ساتھ الحکم کا تیار ہو  
وہ ہر آدمی اس اعلان ضرورت کو ایک ایک کے لئے  
اپنے جہاز میں چاہا ہو۔

ناظرین الحکم کی سہی کریں کہ طریقہ آدمی لہا ہیں

## احمدیہ ریلنگ روم

اگرچہ ہمارا ایک عرصے سے اراؤ تھا کہ دفتر الحکم کے متعلق جو اخبارات تیار  
میں آتے ہیں وہ ایک خاص وقت پر ایک ترتیب کے ساتھ عام لوگوں کو  
مسلحہ کیڑے جہاز میں لیکن ہم عملی صورت میں اس کو بڑا اور ارادہ کو نہیں لاسکتے تھے تاہم ان کے بعض صحابہ  
اور اخبار میں لوگوں کی درخواست پر آخری انتظام کرنا پڑا۔ چنانچہ مندرجہ بالا نام سے دفتر الحکم کے متعلق خاص  
طور پر ایک مذہب عام لوگوں کے فائدہ کے لئے ہم کیم گسٹ سوسائٹی کے کورڈینر کے انشاء اللہ فیروز  
اور سکرٹری فروری کو ادبی اعلیٰ اخلاص میں چاہا ہو۔ اس ریلنگ روم کے متعلق توئی چند خبریں تیار کیا  
(ادامہ)

## دارالامان کا ہفتہ

۱۔ علی حضرت محمد علی علیہ السلام  
مع جمیع مہربان خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم میں  
۹ جولائی سے یکم ۱۰ جولائی تک علی حضرت کا  
قیام گورنر صاحب رہا۔  
۲۔ موسم میں برساتی رنگ شروع ہو گیا ہے۔  
پلا جیٹا پڑ چکا ہے اور محیط آسمان جو  
سورہ شہادت کی کیفیت اور خبر اس سے زیادہ کچھ  
نہیں ہے کہ مندرجہ ذیل لکھ نام کرم الدین وغیرہ میں  
شہادت صفائی مشہور ہے اعلیٰ حضرت محمد علی  
سیح سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور گوارہ صفائی  
گذر رہے ہیں۔ کرم الدین کے اپنے مندرجہ میں شہادت  
استغاثہ میں سے مولوی غلام محمد صاحب قاضی تحصیل  
جکوال کی خیانت پائی ہے۔ ۹ جولائی سنہ ۱۹۸۸ء  
کو جو یہ اسے ہی لکھتے ہیں کہ چھ جولائی سنہ ۱۹۸۸ء  
مندر فتویٰ ہو کر آخر ۱۱ جولائی کو فتویٰ ہو چکا ہو اور  
خاکسار ڈاکٹر لکھ مندر ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۸۸ء کو

## ڈی انسپکٹ صاحبانہ توجہ کریں

۹ جولائی سنہ ۱۹۸۸ء کی صبح کو جبکہ اعلیٰ حضرت محمد علی علیہ السلام  
سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی من سوا گورنر صاحب  
ہمارے تھے اور خاکسار ڈاکٹر لکھ مندر اور مولوی محمد علی  
صاحب ایم۔ اے اور مسلمان حجاج الدین صاحب جیکہ وار  
۹ جولائی میں ہے کہ کوئی کہانی ہے ابھی قادیان  
سے چلے گئے تھے قادیان کی حد سے کچھ ہوتے تھے  
آرمیوں سے لکھ پڑا کہ مارا جاتا تھا خوش فہمی سے  
مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے انکو دیکھ لیا اور  
پیر میں ان سفیر لکھ کر ان کی طرف لکھ کر دیکھتی  
جو کہے پاؤں کہان وہ اسے باؤں بیگ لکھ اور  
اسٹریمر اللہ تعالیٰ نے محض ان کے فضل و کرم سے پڑو  
کے موانع والہانہ مصالحت میں لافاس لپٹا  
برگزیدہ بندہ کہ کیا کیا مزید حالات معلوم کر لیتے  
اس قسم کے بعض بد وضع لوگوں کی خبر تھی ہے۔

۱۰ جولائی سنہ ۱۹۸۸ء کی شام میں، اور مندرجہ ذیل  
سے ہیں اس سے کہ خصوصیت اس طرف توجہ کر کے  
سیان حاکم علی شہر شہید تاروان ہی اس تفتیش  
میں بطور خود معروف ہے اس کی جاتی ہے کہ جلد تاروان  
جسٹیشن کا سولہ لکھا جاوے گا۔